رسائل و مسائل

غیر اسلامی عدالت مسلمان زوجین کی تفریقِ نکاح کی مجاز نہیں

سوال :- زید کا نکاح ہندہ سے شرع محمدی پر آج سے تقریباً دس سال قبل ہوا۔ زید نے اس نکاح کے لیے چند شرائط رکھیں جو کہ قبول کر لی گئیں۔ قابلِ ذکر درج ذیل ہیں:

۱- نکاح مسجد میں ہو گا کسی قسم کی کوئی بارات وغیرہ نہ ہو گی۔ لڑکی والوں کی طرف سے کوئی دعوت وغیرہ نہ ہو گی۔

۲- لڑکی کا حق مہر نکاح کے ساتھ ہی ادا کر دیا جائے گا۔

ان شرائط پر عمل ہوا اور نکاح بطریق شرع محمدی ہوا۔

نکاح کے بعد لڑکا لڑکی کو لے کر امریکہ چلا گیا جہاں وہ نکاح سے قبل ملازمت کر رہا تھا اور اب تک کر رہا ہے۔

اس نکاح سے ایک لڑکی بعمر تقریباً ۹ سال اور ایک لڑکا تقریباً ۷ سال کا ہے۔

دونوں بچے چونکہ امریکہ میں پیدا ہوئے تھے اس لیے ان کی شہریت امریکن ہے۔ ماں اور باپ نے بھی امریکن شہریت قبول کی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے پورا خاندان یعنی میاں بیوی اور بچے امریکن قانون کے تحت آ چکے ہیں۔

ایک سال سے میاں بیوی کے تعلقات کشیدہ ہیں اور بیوی نے امریکی عدالت میں طلاق کا دعویٰ کر دیا ہے اور یہ درخواست دے کر کہ مجھے اپنے خاوند سے جان کا خطرہ ہے۔ گذشتہ ۹ ماہ سے عدالت سے یہ حکم بھی حاصل

کر لیا ہے کہ خاوند گھر کو چھوڑ دے۔ امریکن عدالتیں ایسا حکم مدعی کی درخواست پر فوراً دے دیتی ہیں۔ اس کا فیصلہ کہ آیا اس حکم کا جواز تھا یا نہیں، مقدمہ کے فیصلہ کے وقت کیا جاتا ہے۔

اس دوران بیوی نے مقدمہ کے فیصلہ سے پہلے طلاق کا فیصلہ کرنے کی درخواست عدالت کو دے دی جس پر لڑکے نے عدالت میں حاضری نہ دی اور عدالت نے "طلاق" کی درخواست قبول کر کے اُس کو امریکن قانون کے مطابق یکم اکتوبر ۱۹۹۰ء سے اس کی زوجیت سے فارغ کر دیا۔

اب سائل آپ کے پاس مندرجہ ذیل اسلامی احکامات کے بارے میں جاننے کے لیے حاضر ہے۔

۱۔ جھگڑے کے وقت لڑکی کے والدین کو یہ کہا کہ چونکہ نکاح شرع محمدیؐ پر ہوا تھا۔ اس لیے اس کا فیصلہ بھی اگر شرع پر ہو جائے تو دین اور دنیا کی بہتری کا باعث بنے گا۔ نیز لڑکی کے والدین جس عالم کو بھی اس بات کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیں گے، لڑکے والوں کو قبول ہوگا۔

۲۔ اب کیا غیر شرعی اور غیر ملکی عدالت کے فیصلہ سے طلاق واقع ہو گئی ہے۔

۳۔ طلاق کی صورت میں بچوں کی تولیت کے بارے میں کیا باپ کے حق میں کوئی شک یا شبہ ہے۔

۴۔ جہیز یا وری وغیرہ کی صورت میں چونکہ کوئی لین دین وغیرہ نہیں ہوا لڑکی کی ضروریات بحیثیت بیوی کے خاوند نے اس کی وقتی ضروریات کے تحت اس کو دی ہیں۔ ماسوائے چند ایک تحائف کے جو کہ لڑکی اور لڑکے کی پیدائش کے وقت دیئے گئے، ان اشیا کا حق دار کون ہے۔

۵۔ خود طلاق (خلع) لینے کی صورت میں لڑکی کا حق مہر پر کیا حق ہے؟

جواب:- آپ کے استفسار سے معلوم ہوا کہ زید اور زید کی بیوی ہندہ کے تعلقات

باہمی کشیدہ ہوگئے جب کہ دونوں امریکی شہریت اختیار کر چکے ہیں۔ بیوی نے امریکی عدالت میں "طلاق" کا دعویٰ دائر کر دیا اور عدالت سے یہ حکم بھی حاصل کر لیا کہ خاوند گھر چھوڑ دے۔ اس دوران میں بیوی کی درخواست منظور کرتے ہوئے اسے امریکی عدالت نے زید کی زوجیت سے فارغ کر دیا۔ اب آپ کے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں:

۱۔ امریکی عدالت کا نام نہاد "فیصلہ طلاق" مسلمان زوجین کے لیے اسلامی شریعت کی رُو سے قطعاً بے اثر اور کالعدم ہے۔ اور اس سے نکاح کا ازالہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ زید کا نکاح صرف اس حالت میں زائل ہو سکتا ہے جب کہ وہ خود طلاق دے یا پھر کسی اسلامی ریاست (مثلاً پاکستان) کی عدالتِ مجاز کا مسلمان قاضی (جج) تفریقِ نکاح کا فیصلہ صادر کر دے اور یہ فیصلہ کسی اپیل سے تبدیل نہ ہو۔ ایسے مسلمان جج کا فیصلہ طلاق بائن کا حکم رکھتا ہے۔ لیکن کسی غیر اسلامی ملک کے غیر مسلم جج کو اسلام یہ اختیار نہیں دیتا کہ وہ فسخِ نکاح کا فیصلہ مسلمان زوجین کے مابین کرے۔

۲۔ زوجین کے لیے صحیح طرزِ عمل یہ ہے کہ وہ امریکی عدالت کے فیصلے کو نظر انداز کر کے باہمی تعلقاتِ زوجیت بحال رکھیں۔ اور امریکی قانون اگر اس میں مخل ہو تو پاکستان واپس آجائیں۔ اگر بنا بہ کسی صورت ممکن نہ ہو تو بھی پاکستانی عدالت کے مسلمان جج کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کر کے فیصلہ کرائیں۔ بچوں کی تولیت کا حق والد کو حاصل ہوگا۔

۳۔ پاکستان میں تفریقِ نکاح یا طلاق کی صورت میں بچوں کی ولادت کے وقت جو تحائف ملے ہوں اُن کے بارے میں زوجین کے خاندان کا عُرف اور رسم و رواج دیکھا جائے گا اور اُس پر عمل ہوگا۔ اگر یہ غیر واضح ہو تو بہتر یہ ہے کہ نصفا نصف تقسیم ہو جائے۔ مہر کی ادائیگی یا واپسی کا مسئلہ پاکستانی عدالت طے کرے گی۔

(ملک غلام علی)